سوال

(94) صدقہ فطر میں انچھڑے چاول دینا۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر میں انچھڑے چاول دینا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بالخصوص ذکر دہان (برنج پوست دار) درحدیث شریف و آثار صحابہ از نظرنگذشتہ علماء دریں مسئلہ اقوال مختلفہ است بعض میگویند کہ منصوصی تمر د شعیر واقط وز بیب وخط است غیر ازیں از حبوب آن قدر باید داد کہ قیمت آن بقدر قیمت صاع اشیاء منصوصہ یا نصف صاع حنظہ باشد واین است مذہب حنفیہ چنانچہ در ومختار وغیرہ کتب حنفیہ است

وما لم ينص عليه كذرة وخبر بعتر فيه القيمة وبعض میگویند ہر چہ غالب قوت آن بلد باشد اذان یک صاع شرعی دادہ شود مگر قوت را مخصوص اشیاء نمودہ وایں مذہب مالکیہ است و رسالہ ابی زید مالکی است وتؤدى من كل عيش ال ذالک البلد من بر او شعير او سلت اور تمر اا داقط او زبيب او خن او ذرة او ارز شارح رسالہ مذکورہ مے نویسد

واذا خرج من غير هذا الانواع التسعة لا تجزبه على المشهور وبعض میگویند ہر غلہ کہ ودان عشر فيه العشر فهو صالح لاخراج الفطر من الارز و والذرة والدخن وغيرہ وبفهم احض قول راجح ہمیں است کہ از ہر قسم غلہ کہ دادہ بشود کفایت میکند و مؤید این است حدیث صحیحین از ابو سعید خذری كنا نخرج زكوة الفطر اذا كان فينا رسول الله ﷺ صاعاً من طعامٍ من صاعاً من شعيرٍ او صاعاً من زبيب او صاعاً اقطٍ۔

عموم طعام دلیل رجحان این قول است حنابہ خصوصی بر و شعیر و تمر و زبیب واقط در صدقہ فطر میکنند باوجود قدرت بر اشیاء مذکورہ دادن شئ آخر کفائیت نمی کند و در صورت عدم وجدان اشیاء مذکورہ وادن غلہ دیگر جائز است در اقناع و شرح اقناع نوشتہ ولايجزی غير هذه الاصناف الخمسة مع قدرته على تحصيلها ولا القيمة فان عدم المنصوص عليه من الاصناف الخمسة اخراج ما يقول مقامه من حب وتمر يقتات اذا كان مكيلا كالذرة والدخن والماش ونحوه كالارز والتين ولتوت اليابس لان ذلك اشبه بالمنصوص عليه فكان اولىٰ۔

چاول میں افضل یہ ہے کہ پوست سے نکالے ہوئے دے اور اگر دہان دے تو بھی کفایت کرتا ہے جیسا کہ تمر مع گیہوں کے اور جو ماش وغیرہ مع پوست کے۔ (حررہٗ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی عفاء اللہ عنہ۔ فتاویٰ غزنویہ ص ۲۰۲ جلد ۱)

''اور دہان کا بالخصوص ذکر حدیث شریف اور آثار صحابہ میں نہیں۔ ہاں علما رحمہم اللہ کے اس بارہ میں مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا ہے کہ (صدقہ فطر میں) صاع ان ہی گلیوں میں سے دینا چاہیے، جن کا ذکرہ شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے، کہ صاع کی قیمت کے برابر ہو یا گیہوں کے نصف صاع کی قیمت کے برابر ہوں حنفیوں کا یہی مذہب چنانچہ در مختار وغیرہ کتب حنفیہ میں ہے کہ جن حبوبوں کا ذکر شارع نے نہیں کیا، جیسے چینا، خبز وغیرہ ان میں قیمت کو اعتبار دیا جائے گا، اور بعضے کہتے ہیں کہ جو چیز عام طور پر اس شہر کی خوراک ہو اس میں سے ایک صاع شرعی دیا جائے گا مگر قوت کو ۹ چیزوں میں خاص کیا ہے، اور یہ مالکیہ کا مذہب ہے۔ ابن ابی زید مالکی کے رسالہ میں ہے کہ اس شہر والوں کو غالب قوت سے ادا

کرے۔ یعنی گیہوں، جو۔ کاملی۔ جو لھجور۔ ساوگی۔ لنگنی، چینا، چاول سے۔ رسالہ مذکورہ کا شارح لکھتا ہے۔ کہ ان ۹ قسموں کے سوا اگر نکالے تو جائز نہ ہوگا مشہور یہی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جس غلہ میں عشر واجب ہے اس کو صدقہ فطر میں دینا جائز ہے رحمۃ الامۃ میں لکھا ہے کہ جس چیز میں واجب ہے، وہ صدقہ فطر دینے کے لائق ہے جیسے چاول، چینا، کنگنی وغیرہ۔ احقر کے فہم میں قول راجح یہی ہے۔ کہ جس گلہ سے دیا جائے جائز ہے اور اس کی صحیحین کی حدیث ہے (بخاری، مسلم)

جو ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک صاع طعام سے یا جو سے یا کھجور سے یا ساوگی سے یا پنیر سے صدقہ فطر نکالتے تھے طعام کا عموم اس قول کے رجحان کی دلیل ہے، حنبلیوں نے گیہوں، جو، کھجور، ساوگی۔ پنیر کو صدقہ فطر میں دینا خاص کیا ہے۔ باوجود ان اشیاء کے یسر ہونے کے اور چیز میں سے دینا جائز نہیں جانتے۔ ہاں اگر اشیا مذکورہ نہ ملیں پھر جائز کہتے ہیں اقناع اور اس کی شرح میں ہے کہ ان پانچ چیزوں کی موجودگی میں اور جنس سے دینا جائز نہیں اور نہ ہی اس ان کے بدلے میں ان کی قیمت جائز ہے اگر یہ پانچ چیزیں نہ ملیں تو ان کے قائم مقام دانوں اور میووں سے جو قوت دے سکے ادا کیا جائے۔ بہتر ہے جب کیلی ہوں جیسے چنا اور کنگنی اور ماش اور مانند اس کے جیسے چاول اور انجیر اور توت خشک کیونکہ یہ پانچ بھی ان کے مشابہ ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 206-208

محدث فتویٰ